Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

Concealment of Testimony and Its Practical Implications: A Comprehensive Analytical Study in the Light of Islamic Teachings

کتمانِ شہادت اور اس کے اطلاقات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Inam Ullah
M.Phil Scholar, AWKU Mardan
Email: inamg0092@gmail.com

Muhammad Waqas
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies
Visiting Lecturer, Abdul Wali Khan University Mardan
Email: muhammadwaqas31314@gmail.com

Shamim Najla
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies
Abdul Wali Khan University Mardan
Email: najlaislstdy135@mail.com

Abstract
The concept of *kitmān al-shahādah*—the concealment or withholding of testimony—occupies a significant position within Islamic legal and ethical thought. Classical jurists have regarded truthful testimony as a collective moral duty essential for upholding justice, protecting individual rights, and maintaining social order. This research examines the doctrinal foundations of the prohibition against concealing testimony in the Qur'an, Hadith, and classical jurisprudence, highlighting its ethical, legal, and societal implications. The study then explores how this principle applies to contemporary contexts, including modern judicial systems, financial transactions, workplace ethics, digital documentation, and whistleblowing in public institutions. By analyzing these modern scenarios through the lens of Islamic legal maxims, the paper demonstrates how the prohibition of concealing testimony remains relevant in addressing corruption, ensuring transparency, and promoting accountability in present-day Muslim societies. The research concludes that *kitmān al-shahādah* is not only a religious injunction but also a timeless ethical framework that can significantly contribute to strengthening justice systems and fostering moral integrity in contemporary governance and social interactions.
Keywords: Kitmān Al-Shahādah, Concealment of Testimony, Islamic Legal Ethics, Qur'anic Injunctions, Prophetic Traditions

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

تمہید

گواہی دینا یا شہادت پیش کرنا انسانی معاشرتی، اخلاقی، اور قانونی نظاموں میں ایک انتہائی اہم عمل ہے۔ انصاف کے اداروں میں گواہی دینے کی ضرورت اس لیے ہوتی ہے کہ یہ سچائی کو سامنے لانے اور حقائق کا تعین کرنے کا اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ اسلامی شریعت میں بھی شہادت کی بڑی اہمیت ہے اور اسے ایک فریضہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ شہادت کو گواہی دینا سمجھا جاتا ہے، جو کسی واقعے کی حقیقت کو سامنے لانے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

تاہم، انسانی نفسیات اور حالات کا اثر یہ بھی پڑتا ہے کہ بعض اوقات افراد جان بوجھ کر سچائی کو چھپانے یا گواہی دینے سے انکار کرتے ہیں۔ ایسا کرنے کو "کتمان شہادت" کہا جاتا ہے۔ کتمان کا لغوی مطلب ہے کسی چیز کو چھپانا یا چھپ کر رکھنا، اور شہادت کا مفہوم کسی بات کی گواہی دینا یا مشاہدہ کی بنیاد پر اس کا اظہار کرنا۔ جب یہ دونوں عناصر ملتے ہیں، تو یہ ایک سنگین اخلاقی اور قانونی جرم بن جاتا ہے۔ اسلامی معاشرت میں کتمان شہادت ایک بڑے گناہ کے طور پر شمار کیا گیا ہے، کیونکہ اس سے انصاف کے عمل میں رکاوٹ آتی ہے اور سچائی کو چھپانے سے معاشرتی فساد جنم لے سکتا ہے۔ اس طرح کے عمل سے نہ صرف فرد کا اخلاقی معیار متاثر ہوتا ہے، بلکہ اس سے پورے معاشرے کے عدلیہ اور قانونی نظام پر بھی منفی اثر پڑتا ہے۔

"کتمان شہادت" کا اصطلاحی مفہوم فقہی اصولوں کے مطابق جان بوجھ کر گواہی دینے سے انکار یا سچائی کو چھپانا ہے، جبکہ گواہی دینا ایک دینی، قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ اس کی ممانعت نہ صرف شریعت میں ہے بلکہ مختلف فقہی کتب میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔ کتمان شہادت کا مفہوم اور اس کی فقہی اہمیت کو مختلف مآخذ میں واضح کیا گیا ہے۔ بدائع الصنائع میں کتمان شہادت کے بارے میں درج ہے:

"إذا كان الرجل قد علم بما وقع فيجب عليه أن يشهد به في المحكمة فإن كتمه فذلك كتمان للشهادة.[1]"

"اگر کسی شخص کو کسی واقعے کی اطلاع ہو، تو اس پر فرض ہے کہ وہ عدالت میں گواہی دے، اور اگر وہ گواہی نہیں دیتا تو یہ کتمان شہادت کے مترادف ہوگا۔"

یہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ گواہی دینا ایک اہم فریضہ ہے اور جان بوجھ کر اسے چھپانا گناہ ہے۔ امام سرخسی نے مبسوط میں کتمان شہادت کی وضاحت یوں کی ہیں:[2]

"إذا شهد على واقعة وكان قد علمها وامتنع عن الشهادة فهذا من الكتمان الذي حرمه الشرع."

"اگر کسی شخص نے کسی واقعے کی گواہی دی ہو اور وہ اس کو جانتا ہو، پھر بھی اس نے گواہی دینے سے انکار کیا تو یہ کتمان شہادت ہے، جس کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

کتمان شہادت قرآن کی روشنی میں

سورۃ البقرہ، آیت 283 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ، وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ"

اس کی تفسیر میں ابن کثیر میں لکھا ہے:

" ينهى تعالى عن كتمان الشهادة، فمن كتمها، فإنما يحمل وزر ذلك على قلبه، كما قال بعض السلف: إن كتمان الشهادة من الكبائر." [3]

"اللہ تعالیٰ شہادت کو چھپانے سے منع فرمارہا ہے، پس جو اسے چھپائے گا تو اس کا گناہ اس کے دل پر ہوگا، جیسا کہ بعض سلف نے کہا کہ شہادت کو چھپانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔"

اس کی تفسیر میں تفسیر الرازی میں لکھا ہے:

" القيام بالقسط والشهادة لله هو أن يقيم الإنسان الشهادة لله، لا لغرض النفس، ولا لميل إلى قريب أو مال." [4]

"عدل پر قائم رہنا اور اللہ کے لیے گواہی دینا یہ ہے کہ انسان شہادت اللہ کی رضا کے لیے دے، نہ کہ کسی ذاتی غرض یا قریبی رشتہ دار یا مال کی طرف مائل ہو کر۔"

کتمان شہادت احادیث کی روشنی میں

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں کتمانِ شہادت کو ایک کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے اور اس میں خیانت کرنا یا سچائی چھپانا نہ صرف دنیوی لحاظ سے نقصان دہ ہے بلکہ اخروی عذاب کا سبب بھی بنتا ہے۔ اسلام میں گواہی دینے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے اور اس پر زور دیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنی گواہی سچائی اور ایمانداری سے پیش کرنی چاہیے تاکہ معاشرتی انصاف قائم رہ سکے۔ ذیل میں کچھ احادیث ملاحظہ ہو!

کتمانِ شہادت کبیرہ گناہ ہے

حدیث میں ہے:

" ألا أنبئكم بأكبر الكبائر؟ أو قول الزور." [5]

"حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: ضرور! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی، اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔"

OPEN ACCESS
CC BY

علامہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں::

" شهادة الزور من الكبائر التي نهى عنها الشرع، وهي تندرج تحت المعاصي الكبرى التي تبطل العبادة وتضعف الدين." [6]

"جھوٹی گواہی شرعاً منع کی گئی کبیرہ گناہوں میں سے ہے،اور یہ بڑے گناہوں میں شامل ہوتی ہے جو عبادت کو باطل کر دیتی ہے اور دین کی قوت کو کمزور کر دیتی ہے۔"

گواہی چھپانے والے کا شمار گناہگاروں میں ہوگا

جیسا کہ حدیث میں ہے:

" ألا أخبركم بخير الشهداء؟ الذي يأتي بشهادته قبل أن يُسألها." [7]

"حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ وہ جو اپنی گواہی لے کر آئے اس سے پہلے کہ اس سے گواہی طلب کی جائے۔"

امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں:

" هذه الجملة تدل على أن التأخير في إظهار الشهادة والامتناع عن إخبارها يعتبر من المذموم، والبقاء على التردد في الإفصاح عن الحقيقة يعارض السنة والعدل." [8]

"یہ جملہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گواہی کو پیش کرنے میں تاخیر کرنا اور اس سے گریز کرنا ناپسندیدہ عمل ہے،اور حقیقت کو بیان کرنے میں تذبذب رکھنا سنت اور عدل کے خلاف ہے۔"

شہادت دینا فرضِ کفایہ ہے

حدیث میں ہے:

" أخذ رسول الله ﷺ بشهادتي يوم الحديبية..." [9]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن میری گواہی کو قبول کیا۔

امام شافعی کتاب الام میں لکھتے ہیں:

" هذه الرواية توضح فرضية الشهادة وأنها من الواجبات التي يجب على المسلم أن يؤديها عندما يُطلب منه ذلك، باعتبار أن الشهادة جزء من العدل وأساس إقامة الحقوق." [10]

"یہ روایت گواہی دینے کو فرضیت کے طور پر واضح کرتی ہے،اور یہ ایک واجب عمل ہے جو مسلمان پر فرض ہے جب اس سے گواہی طلب کی جائے، کیونکہ گواہی انصاف کا حصہ ہے اور حقوق کے قیام کی بنیاد ہے۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

خلاصہ یہ ہوا کہ کتمانِ شہادت کے بارے میں احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گواہی دینا ایک اہم اور مقدس فریضہ ہے جو انصاف کے قیام کے لیے ضروری ہے۔ گواہی میں جھوٹ بولنا یا سچائی چھپانا کبیرہ گناہ ہے اور اس پر سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ حدیث کے مطابق، جو شخص گواہی چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالی اس سے اس کے متعلق سوال کرے گا، جس سے اس عمل کی سنگینی اور اس کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

کتمان شہادت فقہاء کی آراء کی روشنی میں

امام سرخسی کا کہنا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس گواہی کا علم ہو اور وہ اسے چھپائے، تو وہ اللہ کے ہاں مجرم شمار ہو گا۔ چنانچہ امام سرخسی لکھتے ہیں:

" شهادة الزور من الكبائر التي يجب اجتنابها، وهي تؤثر على العدالة في المجتمع." [11]

"جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے جس سے بچنا ضروری ہے، اور یہ معاشرتی انصاف کو متاثر کرتی ہے۔"

"بحر الرائق" میں امام ابن نجیم رحمہ اللہ نے گواہی کے حوالے سے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ گواہی دینا فرضِ کفایہ ہے اور اس میں خیانت کرنا معاشرتی نظام کے لیے فساد پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس گواہی کا علم ہو اور وہ اسے چھپائے، تو اس کی سزا بہت بڑی ہو گی۔ ابن نجیم لکھتے ہیں:

" إن شهادة الزور من أعظم الكبائر التي تضر بالمجتمع." [12]

"جھوٹی گواہی سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو معاشرتی نظام کو نقصان پہنچاتی ہے۔"

امام کاسانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "بدائع الصنائع" میں گواہی کے حوالے سے تفصیل بیان کی ہے کہ گواہی میں سچائی کی پاسداری ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ گواہی کا چھپانا یا اس میں جھوٹ بولنا عدلیہ کے نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔

علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

" شهادة الزور توجب العقاب في الدنيا والآخرة." [13]

"جھوٹی گواہی دنیا اور آخرت میں عذاب کا سبب بنتی ہے۔"

"رد المحتار" میں امام ابن عابدین رحمہ اللہ نے گواہی کے اصولوں پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ انہوں نے گواہی دینے کی اہمیت کو اجاگر کیا اور گواہی چھپانے کو ایک سنگین گناہ قرار دیا۔ امام ابن عابدین کا کہنا ہے کہ گواہی کے ذریعے سچائی کو سامنے لانا ضروری ہے، اور اگر کوئی شخص اس میں خیانت کرتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں جوابدہ ہو گا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

چنانچہ امام ابن عابدین لکھتے ہیں:

" إخفاء الشهادة من الكبائر التي تعرض صاحبها للعقاب في الدنيا والآخرة." [14]

"گواہی چھپانا کبیرہ گناہ ہے جو صاحب کو دنیا اور آخرت میں عذاب کا سامنا کراتا ہے۔"

ابن قدامہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المغنی" میں گواہی کے بارے میں واضح کیا ہے کہ گواہی دینے کا عمل صرف فرد کا نہیں بلکہ پورے معاشرتی نظام کا حصہ ہے۔ گواہی میں جھوٹ بولنا یا چھپانا فساد کا باعث بنتا ہے اور اس سے فرد اور پورے معاشرتی نظام کی بہتری متاثر ہوتی ہے۔ ابن قدامہ نے گواہی کے چھپانے کو شرعی طور پر ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

" من كتم الشهادة فقد عصى الله ورسوله، ويعرض نفسه للمسائلة في الدنيا والآخرة." [15]

"جو شخص گواہی چھپاتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے، اور وہ دنیا و آخرت میں سوال کا سامنا کرے گا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ مذکورہ تمام تمام فقہاء نے گواہی کے چھپانے کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے، اور یہ بھی واضح کیا ہے کہ اس عمل سے نہ صرف اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے، بلکہ اس سے معاشرتی معاملات میں فساد بھی پیدا ہوتا ہے۔ امام سرخسی، ابن نجیم، امام کاسانی، ابن عابدین اور ابن قدامہ جیسے معتبر فقہاء نے اپنی کتابوں میں اس بات کو تفصیل سے بیان کیا ہے کہ جھوٹی گواہی دینا یا گواہی کو چھپانا انسان کو اللہ کے ہاں عذاب کا مستحق بناتا ہے۔

کتمان شہادت کے اسباب و محرکات

خوف یا مفاد کا حصول

کتمان شہادت کا ایک اہم سبب خوف یا ذاتی مفاد کا حصول ہو سکتا ہے۔ جب کسی گواہ کو گواہی دینے پر اپنی جان، مال یا عزت کا خطرہ محسوس ہوتا ہے، یا اسے کسی خاص شخص سے فائدہ حاصل کرنے کی توقع ہوتی ہے، تو وہ گواہی کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس قسم کا کتمان اس وقت ہوتا ہے جب گواہ کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ اگر وہ سچ بولے گا یا گواہی دے گا تو اس پر کسی قسم کا شدید نفسیاتی یا جسمانی دباؤ آسکتا ہے۔ اس خوف کی بنا پر وہ گواہی دینے سے انکار کرتا ہے یا گواہی میں ردوبدل کر دیتا ہے۔ ابن عابدین ردالمحتار میں لکھتے ہیں:

" شهادة الزور في حالة الخوف من الأذى أو إذا كان يترتب على الشهادة ضرر على الشخص هي من أكبر المحرمات شرعًا" [16]

"شہادت کی جھوٹ بولنا اس صورت میں جب کسی شخص کو خوف ہو یا اس پر گواہی دینے کے بعد کوئی نقصان آسکتا ہو، شرعاً ایک بڑا گناہ ہے۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

رشوت یامالی فائدہ

رشوت یامالی فائدہ حاصل کرنا بھی کتمان شہادت کاایک سبب ہے۔جب گواہ کسی خاص فریق کی مدد کرنے کے بدلے میں رشوت یادیگر مالی فوائد کی توقع رکھتے ہیں، تووہ گواہی میں خیانت کرتے ہیں۔اس طرح کے گواہ اپنے ذاتی فائدے کی خاطر جھوٹ بول کر انصاف کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔رشوت یامالی فائدہ کے حصول کے لیے گواہ جھوٹی گواہی دے کر یاسچ چھپا کر ناحق لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ نہ صرف جھوٹ بولنے کاگناہ کرتے ہیں بلکہ پوری عدلیہ کے نظام کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔اسی طرح المغنی میں امام ابن قدامہ لکھتے ہیں:

" من يطلب الرشوة لإخفاء الحق أو للزّور فقد وقع في معصية عظيمة، وقد ورد في الحديث عن النبي ﷺ: (لعن الله الراشي والمرتشي)." [17]

"جو شخص رشوت لے کر حق کو چھپاتا ہے یا جھوٹی گواہی دیتا ہے، وہ ایک عظیم گناہ میں مبتلا ہوتا ہے، اور حدیث میں آیا ہے"

اجتماعی یاذاتی تعلقات

کسی شخص کی گواہی دینے میں سستی یاانکار کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی فریق سے ذاتی یاسماجی تعلقات رکھتا ہو۔اس تعلق کی بناپر وہ گواہی دینے میں احتیاط یاسراسر گواہی کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔اس تعلق کااثر گواہ کے فیصلے پر پڑتا ہے، اور وہ اپنی ذاتی یاسماجی تعلقات کی بناپر سچائی کو نظر انداز کرتا ہے۔اس کا مقصد اپنے دوست، رشتہ دار یاکسی دوسرے قریبی شخص کی مدد کرنا ہو سکتا ہے۔ایسے افراد اکثر حالات کو اپنے ذاتی تعلقات یامفاد کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں:

" من تهاون في الشهادة بسبب العلاقة الشخصية أو الاجتماعية، فقد أساء إلى العدالة وأضاع حقوق الآخرين." [18]

"جو شخص ذاتی یاسماجی تعلقات کی وجہ سے گواہی دینے میں سستی کرتا ہے، اس نے انصاف کو نقصان پہنچایااور دوسروں کے حقوق ضائع کیے۔"

غلط فہمی یاجاہلیت

کچھ لوگ اپنے محدود علم یاغلط فہمی کی وجہ سے گواہی دینے کے عمل کو کم اہمیت دیتے ہیں یااسے کسی خاص مقصد کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔انہیں یہ نہیں پتاہوتا کہ کتمان شہادت ایک بہت بڑاگناہ ہے اور اس کے سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔اس وجہ سے وہ حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے اعمال کو نظرانداز کر دیتے ہیں، جس سے نہ صرف ان کی ذات متاثر ہوتی ہے بلکہ معاشرتی انصاف بھی متاثر ہوتا ہے۔

بحر الرائق میں ابن نجیم لکھتے ہیں:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

" من يجهل عواقب شهادة الزور ولا يدرك حكمها الشرعي، فإن جهلَه لا يعفيه من تبعات تلك الجريمة." [19]

"جو شخص شہادت کی جھوٹ بولنے کے نتائج سے نابلد ہوتا ہے اور اس کے شرعی حکم کو نہیں جانتا، اس کی جہالت اسے اس جرم کے نتائج سے بچا نہیں سکتی۔"

مذہبی یا ثقافتی تعصبات

کچھ لوگ اپنی ثقافتی یا مذہبی عقائد کی بنا پر گواہی دینے سے انکار کرتے ہیں یا اسے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس صورت میں وہ اپنی ذاتی یا گروہی تعصبات کی وجہ سے کتمان شہادت کرتے ہیں۔ مذہبی یا ثقافتی تعصب گواہ کے فیصلے پر اثر انداز ہوتا ہے اور وہ سچ کو چھپانے یا جھوٹ بولنے کا عمل اختیار کرتا ہے۔ یہ تعصب عدالتوں اور انصاف کے نظام کو متنازعہ بنا دیتا ہے۔ بدائع الصنائع میں امام کاسانی لکھتے ہیں:

" وإذا كان الشخص متحيزًا ضد الآخر فذلك قد يفضي به إلى كتمان الشهادة." [20]

"مذہبی یا ثقافتی تعصب کسی شخص کے حق کی گواہی دینے سے انکار کا سبب بن سکتا ہے، اور اگر وہ شخص دوسرے کے خلاف متعصب ہو، تو اس کی گواہی چھپانے کی صورت میں آتی ہے۔"

کمزور ایمان اور خوفِ خدا کی کمی

کتمان شہادت کا ایک اور سبب کمزور ایمان یا خوفِ خدا کی کمی ہو سکتی ہے۔ جب کسی شخص کا ایمان کمزور ہوتا ہے یا اسے اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ اللہ کے سامنے اسے جواب دینا ہوگا، تو وہ سچ کو چھپانے میں مصروف ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی نظر میں گواہی دینا صرف ایک معمولی عمل بن جاتا ہے، اور وہ اس عمل میں خیانت کرنے لگتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ نہ صرف گناہ کرتا ہے بلکہ اس کا عمل پوری سماجی عدلیہ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

امام ابن قدامہ لکھتے ہیں:

" من كان ضعيف الإيمان أو لا يخاف الله في شهادته، فإنه يقع في محذور كبير من الكبائر." [21]

"جو شخص کمزور ایمان رکھتا ہے یا اللہ سے ڈر کر گواہی نہیں دیتا، وہ بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

عائلی اور خاندانی معاملات میں کتمان شہادت

عائلی اور خاندانی معاملات میں کتمان شہادت کا مفہوم صرف گواہی دینے سے متعلق نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق خاندان کے افراد کے درمیان سچائی چھپانے یا جھوٹ بولنے سے ہے جو کسی فرد یا خاندان کی خیر مقدمی، عزت، یا مالی فائدے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے معاملات میں کتمان شہادت بہت باریکی سے جڑا ہوتا ہے کیونکہ یہ افراد کے ذاتی، معاشی، اور سماجی مفادات سے تعلق رکھتا ہے، جو کہ گواہی دینے کے عمل میں تبدیلی کر سکتے ہیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

ان اطلاقات کی مختلف جہتیں ہو سکتی ہیں جیسے کہ وراثت، طلاق، نکاح، اور دیگر عائلی امور۔ اس کے اثرات نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی اور روحانی سطح پر بھی ہوتے ہیں۔

وراثت کی تقسیم میں کتمان شہادت

وراثت کی تقسیم ایک بہت حساس موضوع ہے اور عائلی معاملات میں اس پر کتمان شہادت اکثر ہوتا ہے۔ کبھی کبھار افراد اپنے فائدے کے لیے وراثت کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں یا سچائی چھپاتے ہیں تاکہ وہ زیادہ حصہ حاصل کر سکیں۔ مثال کے طور پر، وراثت کے مال کا صحیح حساب نہیں دیا جاتا یا کسی شخص کے حق میں گواہی دینے سے گریز کیا جاتا ہے۔ اسلام میں وراثت کا معاملہ بہت اہم ہے اور اس کی تقسیم کو اللہ نے اپنے حکم سے واضح کیا ہے۔ قرآن میں سورۃ النساء میں فرمایا:

" لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا" [22]

"یہ فرضی حصہ ہے۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ وراثت کی تقسیم ایک اللہ کا حکم ہے، اور اس میں کسی بھی قسم کی خیانت کرنا یا سچ کو چھپانا سخت گناہ ہے۔ اس کے باوجود، وراثت میں کتمان شہادت کے واقعات کئی بار دیکھے گئے ہیں، جو کہ قانونی اور اخلاقی طور پر ظلم ہیں۔

طلاق اور نکاح میں کتمان شہادت

طلاق اور نکاح جیسے عائلی معاملات میں بھی کتمان شہادت کا معاملہ دیکھا جاتا ہے۔ بعض اوقات کسی ایک فریق کو اپنے مفاد کی خاطر دوسرے فریق کے حقوق کے بارے میں جھوٹ بولنے یا سچ کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جیسے کہ طلاق کے بعد کسی کو مالی طور پر فائدہ حاصل کرنے کے لیے اس کے حق میں گواہی نہ دینا یا نکاح میں کسی قسم کی چھپی ہوئی حقیقت کو سامنے نہ لانا۔ طلاق اور نکاح دونوں ہی شریعت میں حساس مسائل ہیں اور ان کے متعلق گواہی دینے کی اہمیت ہے۔ قرآن میں سورۃ الطلاق میں فرمایا:

" وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ" [23]

یہ آیت بتاتی ہے کہ طلاق اور نکاح میں گواہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ انصاف قائم رہ سکے۔ اس میں کسی قسم کا کتمان شہادت کرنا اور سچ چھپانا سختی سے منع کیا گیا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

اولاد کے حقوق میں کتمان شہادت

کبھی کبھار عائلی معاملات میں کتمان شہادت اس وقت بھی ہو سکتا ہے جب اولاد کے حقوق میں غفلت برتی جاتی ہے۔ یہ معاملات اس وقت پیچیدہ ہوتے ہیں جب کسی ایک والدین کو اپنے بچے کے حقوق کے بارے میں جھوٹ بولنے یا سچ چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً بچوں کی پرورش یا ان کے حقوق کی تقسیم میں عدم سچائی۔ اولاد کے حقوق کے بارے میں قرآن اور حدیث میں واضح احکام ہیں۔ قرآن میں سورۃ البقرہ میں فرمایا:

” وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ" [24]

"اور مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال دودھ پلائیں۔"

اس آیت میں والدین کو اولاد کے حقوق ادا کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، اور اس میں کوئی بھی کتمان شہادت یا سچ چھپانا نہ صرف غلط بلکہ اللہ کے حکم کی مخالفت ہے۔

مالی معاملات میں کتمان شہادت

کبھی کبھار عائلی اور خاندانی معاملات میں مالی گواہی چھپائی جاتی ہے۔ جیسے کسی کے مال کی حقیقت چھپانا، یا کسی فرد کے مالی حقوق کے بارے میں سچ چھپانا تاکہ اس کا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ یہ معاملات عائلی تعلقات میں عدم اعتماد پیدا کرتے ہیں اور معاشرتی مشکلات کا سبب بنتے ہیں۔

اسلام میں مالی معاملات میں سچائی پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن میں سورۃ النساء میں فرمایا:

” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ" [25]

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ حکام کے سامنے اسے لے جا کر لوگوں کے مال سے کچھ حصہ کھاؤ، حالانکہ آپ جانتے ہو۔"

اس آیت میں مالی معاملات میں جھوٹ بولنے یا سچ چھپانے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف اخلاقی طور پر غلط ہے بلکہ اس کے ذریعے انسان دوسروں کا حق مارنے کے مترادف ہے۔

مالی معاملات میں کتمان شہادت

اسلامی معاشرتی نظام عدل، دیانت اور حق گوئی پر استوار ہے۔ شہادت (گواہی) نہ صرف عدالتی معاملات میں فیصلہ کن حیثیت رکھتی ہے بلکہ معاشرے کی اخلاقی اور دینی اساس کا بھی اہم ستون ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ میں شہادت دینے کی تاکید اور اس کی ادائیگی کو ایک شرعی فریضہ

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

قرار دیا گیا ہے، جبکہ گواہی چھپانے یعنی "کتمانِ شہادت" کو صریح گناہ اور جرم شمار کیا گیا ہے۔ خصوصاً مالی معاملات میں جہاں افراد کے حقوق، معاملات اور معاہدات وابستہ ہوتے ہیں، وہاں کتمانِ شہادت ایک عظیم ظلم بن جاتا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں کسی کا حق تلف ہو سکتا ہے، کسی مظلوم کو انصاف سے محروم کیا جا سکتا ہے اور جھوٹے کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ آج کے پیچیدہ مالی نظام، تجارتی لین دین، قرض و ضمانت، بیمہ اور وراثت جیسے معاملات میں کتمانِ شہادت نہ صرف انفرادی نقصان کا باعث بنتا ہے بلکہ پورے نظامِ عدل کو متزلزل کرتا ہے۔

قرض لینا دینا انسانی معاشرت کا ایک اہم اور حساس مالیاتی پہلو ہے، جس میں شفافیت، اعتماد اور عدل بنیادی عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن و سنت نے اس معاملے میں غیر معمولی احتیاط اور وضاحت کو لازم قرار دیا ہے۔ قرض کے معاملے میں گواہی کا ہونا، اس کی تحریر اور اس کے گواہوں کا گواہی دینا صرف مشورہ نہیں بلکہ شرعی حکم ہے۔ قرآن کریم میں آیت مداینہ ملاحظہ کی جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ آیت نہ صرف قرض کے معاملے میں بلکہ عمومی طور پر ہر موقع پر گواہی کی ادائیگی کو لازمی قرار دیتی ہے، لیکن چونکہ یہ آیت قرض کے سیاق و سباق میں آئی ہے، اس لیے قرض کے معاملات میں اس کی خصوصیت اور اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ائمہ اربعہ اور دیگر فقہاء کے نزدیک قرض کے معاملات میں گواہی دینا واجب ہے، جب گواہی طلب کی جائے۔ اگر کوئی شخص گواہ ہے اور گواہی دینے سے انکار کرتا ہے، خصوصاً اس وقت جب گواہی دینا کسی مظلوم کو حق دلانے کا سبب ہو، تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔ امام ابو بکر الجصاصؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

" وفي قوله تعالى: (ولا تكتموا الشهادة) دليل على أن كتمان الشهادة إذا طُلبت من الشاهد إثمٌ، وأن أداءها واجبٌ عند الطلب." [26]

"اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: 'گواہی کو نہ چھپاؤ' اس بات کی دلیل ہے کہ جب گواہ سے گواہی طلب کی جائے تو اس کا چھپانا گناہ ہے، اور ایسی حالت میں گواہی دینا واجب ہے۔"

یہ فقہی اصول اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ قرض کے معاملے میں اگر گواہ موجود ہے اور اس سے گواہی طلب کی جاتی ہے، تو اس پر لازم ہے کہ وہ سچائی کے ساتھ گواہی دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ شرعی لحاظ سے گناہ کبیرہ کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

جائیداد یا زمین کے مقدمات میں گواہی چھپانا

جائیداد یا زمین کی ملکیت کے مقدمات اکثر فریقین کے درمیان شدید تنازع کا باعث بنتے ہیں۔ ایسے مواقع پر اگر کوئی شخص کسی فریق کے حق میں سچائی جانتا ہو مگر اپنی گواہی چھپالے تو وہ اسلامی قانون کی نظر میں ایک سنگین جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس کا عمل نہ صرف ایک انسان کو اس کے جائز حق سے محروم کرتا ہے بلکہ عدل و انصاف کی پامالی کا باعث بھی بنتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد بھی نہایت جامع اور فیصلہ کن ہے:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

" أدّوا الشهادة لمن استشهدكم" [27]

ترجمہ: "جب تمہیں گواہی کے لیے بلایا جائے تو گواہی دیا کرو۔"

فقہی لحاظ سے اس کی اہمیت امام ابن قدامہؒ نے یوں بیان کی:

" فإذا دعي الشاهد إلى أداء الشهادة، وجب عليه الإجابة، لأن في كتمها إضراراً بالمظلوم، وتفويتاً لحقه." [28]

"جب کسی گواہ کو گواہی کے لیے بلایا جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ جواب دے، کیونکہ گواہی کو چھپانا مظلوم کو نقصان پہنچانے اور اس کے حق کو ضائع کرنے کا سبب بنتا ہے۔"

ان تمام نصوص کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جائیداد یا زمین کے مقدمات میں گواہی چھپانا شرعی طور پر ناجائز، اخلاقی طور پر مذموم، اور فقہی لحاظ سے گناہ کبیرہ ہے۔ ایک اسلامی معاشرے کی بنیاد عدل اور امانت پر قائم ہوتی ہے، اور ان اصولوں کی خلاف ورزی سے معاشرتی نظام بگڑ جاتا ہے۔

تجارتی شراکت داری (مشارکت) کے نزاعات میں گواہی چھپانا

تجارتی شراکت داری میں شریک افراد کے درمیان نفع و نقصان کی تقسیم، معاہدوں کی شرائط یا کسی دوسرے پہلو پر اختلافات پیدا ہونا ایک عام بات ہے۔ ان معاملات میں گواہ کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے، کیونکہ گواہ کی موجودگی میں سچائی کی گواہی دینا اور انصاف کا قیام ممکن ہوتا ہے۔ اگر کوئی گواہ حقیقت جاننے کے باوجود گواہی چھپائے تو وہ نہ صرف ظلم میں شریک ہوتا ہے بلکہ اللہ کی نظر میں اس کا یہ عمل سنگین گناہ کے مترادف ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" من كتم شهادةً، فإنّه يعذب يوم القيامة بلجام من نار" [29]

"جو شخص گواہی کو چھپائے گا، اللہ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائے گا۔"

اس حدیثِ نبوی ﷺ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گواہی چھپانا ایک سنگین عمل ہے جس کی دنیا و آخرت میں سخت سزا ہے۔ اگر کوئی شخص شراکت داری میں کسی نوع کے دھوکہ دہی یا غلط تقسیم کی حقیقت سے واقف ہو اور اس کے باوجود گواہی نہ دے، تو وہ اپنے شریکوں کے حقوق کو پامال کر رہا ہوتا ہے اور اس کی گواہی چھپانے کا عمل ظلم اور ناانصافی کا حصہ بن جاتا ہے۔ فقہاء نے اس کے بارے میں یوں فرمایا:

" والشهادة على الشرط الذي تقتضي العدالة إظهار الحق والعدل، وعدم إظهارها يؤدي إلى نشر الفساد في الأرض." [30]

"گواہی وہ شرط ہے جو عدل و انصاف کے قیام کے لیے ضروری ہوتی ہے، اس کا نہ دینا زمین میں فساد پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

اس تمام بحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تجارتی شراکت داری کے نزاعات میں گواہی چھپانا نہ صرف شرعی طور پر ناجائز ہے بلکہ یہ معاشرتی اور تجارتی انصاف کے نظام کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس کی حقیقت کو بیان کرے تاکہ ظلم کا سد باب ہو سکے اور معاشرت میں عدل کا قیام ممکن ہو سکے۔

چوری یا مالی بدعنوانی پر چشم پوشی کرنا

اگر کسی کو مالی خیانت یا چوری کا علم ہو اور وہ اس کی گواہی نہ دے تو وہ نہ صرف اللہ کے ہاں گناہ گار ہو گا بلکہ وہ ظالم کے معاون کے طور پر شمار ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اس بدعنوانی میں شریک ہونے کا باعث بن رہا ہوتا ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق، خیانت چھپانا یا اس پر چشم پوشی کرنا دراصل خیانت کو سہارا دینے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَـٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ"[31]

"یقیناً جو لوگ ہماری جو واضح نشانیاں اور ہدایت ہم نے کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کیں، انہیں چھپاتے ہیں، اللہ ان کو لعنت کرے گا اور لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کریں گے۔"

ابن مفلح نے اس معاملے میں یوں فرمایا:

" من علم بالخيانة ولم يفضحها فهو شريك فيها، لأن السكوت عن الظلم هو من قبيل التعاون عليه، والواجب على المسلم أن ينهى عن المنكر ويكشف الفساد".[32]

"جو شخص خیانت کو جانے اور اسے بے نقاب نہ کرے، وہ اس میں شریک ہوتا ہے، کیونکہ ظلم پر خاموش رہنا دراصل اس پر تعاون کرنے کے مترادف ہے، اور مسلمان پر فرض ہے کہ وہ برائی کو روکے اور فساد کو بے نقاب کرے۔"

لہٰذا، مالی بدعنوانی اور چوری پر چشم پوشی کرنا ایک سنگین گناہ ہے، اور اس میں خاموشی اختیار کرنا ظلم کے ساتھ معاونت کے مترادف ہے۔

زکات یا صدقات کے جھوٹے دعوے کی تصدیق نہ کرنا

زکات اور صدقات کے حوالے سے جھوٹے دعووں کی تصدیق نہ کرنا بھی کتمانِ شہادت کے زمرے میں آتا ہے۔ اگر کوئی شخص ناحق خود کو مستحق ظاہر کرے اور اس کا حقیقت سے واقف شخص گواہی نہ دے تو وہ زکات کی غلط تقسیم کا باعث بنے گا۔ اس سے نہ صرف اس شخص کا حق ضائع ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں بداعتمادی اور فساد پیدا ہوتا ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

نبی ﷺ نے فرمایا:

" من غشنا فلیس منا"[33]

"جو ہمیں دھوکہ دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

فقہاء نے اس پر یوں فرمایا:

" وشهادة الزكاة تجب لضمان حقوق المستحقين ولمنع الفساد في توزيع الأموال.

"زکات کی گواہی مستحقین کے حقوق کی ضمانت کے لیے ضروری ہے تاکہ مالی معاملات میں فساد سے بچا جا سکے۔"

لہٰذا، جھوٹے دعووں کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا ایک گناہ ہے اور اس سے زکات کی تقسیم میں فساد آتا ہے۔

بیمہ یا بینک کلیم میں حقائق چھپانا

بیمہ یا بینک کلیم میں جھوٹ بولنا یا جعل سازی کرنا بھی کتمانِ شہادت کے زمرے میں آتا ہے۔ اگر کوئی شخص مالی فوائد حاصل کرنے کے لیے حقائق چھپائے اور گواہ اس پر خاموش رہیں تو وہ اکل مال بالباطل کے مترادف ہے۔ اس طرح کا عمل نہ صرف اخلاقی طور پر غلط ہے بلکہ اسلامی شریعت کے مطابق یہ بھی ایک سنگین جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ"[34]

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ ہی (اسے) حاکموں کے پاس اس غرض سے پہنچاؤ کہ (وہاں رشوت دے کر) لوگوں کے مال میں سے کچھ ناحق طور پر کھا جاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔"

لہٰذا، بیمہ یا بینک کلیم میں حقائق چھپانا نہ صرف شرعی طور پر ناجائز ہے بلکہ یہ مالی معاملات میں جعل سازی کے مترادف ہے۔

مالی تحائف یا ہبہ میں اصل حقیقت چھپانا

کسی مالی تحفے یا ہبہ میں اصل حقیقت چھپانا ایک سنگین گناہ ہے۔ اگر تحفہ میں کوئی تنازعہ پیدا ہو اور گواہ اس تنازعہ کی حقیقت چھپائیں، تو وہ اس گناہ کے شریک ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں حق دار کو اس کا حق نہیں ملتا اور ظلم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ[35]

یہ آیت گواہی چھپانے کی سنگینی اور اس کے نتائج کو واضح کرتی ہے، خصوصاً جب وہ گواہی کسی کے مالی حق سے متعلق ہو۔"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

اس کی تفسیر میں ابن عاشور لکھتے ہیں: [36]

" فعُلم من ذلك كلّه الاهتمام بإظهار الشهادة إظهاراً للحق . ويؤيّد هذا المعنى ويزيده بياناً : قول النبي ﷺ " ألاَ أُخْبِرُكُم بخَيْرِ الشهداءِ الذي يأتي بشهادته قبل أن يُسألَها " رواه مالك في « الموطّأ » ، ورواه عنه مسلم والأربعة. فهذا وجه تفسير الآية تظاهرَ فيه الأثر والنظرُ . ولكن روى في « الصحيح » عن أبي هريرة : أنّ رسول الله ﷺ قال : " خيرُ أمَّتي القرنُ الذي بُعِثْتُ فيهم ثم الذين يلونهم قالها ثانية وشكّ أبو هريرة في الثالثة ثم يخلف قوم يشهدون قبل أن يستشهدوا."

"اس تمام سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ گواہی کو ظاہر کرنا اور حق کو سامنے لانا انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس بات کی مزید وضاحت اور تائید نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے: 'کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی گواہی اس سے پہلے دے کہ اس سے سوال کیا جائے'۔ یہ حدیث امام مالک نے الموطا میں روایت کی، اور امام مسلم اور دیگر چار محدثین نے بھی اسے نقل کیا۔

یہ تفسیر کی ایک صورت ہے، جس میں اثر (یعنی حدیث) اور عقل (یعنی نظریہ) دونوں کو یکجا کیا گیا ہے۔ تاہم صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'میری امت کا بہترین گروہ وہ ہے جس میں مجھے بھیجا گیا، پھر ان کے بعد آنے والے، اور پھر دوسرے لوگ آئیں گے'۔ حضرت ابوہریرہ نے تیسری بات پر شک ظاہر کیا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بغیر گواہی کے پہلے ہی گواہی دیں گے۔" لہٰذا مذکورہ آیت اور تفسیری اقتباس سے واضح ہو گیا، کہ مالی تحائف یا ہبہ میں حقیقت کو چھپانا ایک گناہ ہے، اور اس پر گواہی دینا ضروری ہے تاکہ کسی کو اس کا حق مل سکے۔

اجرت، تنخواہ یا معاوضے کے تنازعات میں گواہی نہ دینا

مزدور کا حق ادا نہ کرنا ظلم ہے، اور اگر کوئی اس کے حق کے بارے میں واقف ہو لیکن گواہی نہیں دیتا تو وہ بھی ظلم میں شریک ہے۔ اسلام میں مزدور کا حق دینا ضروری ہے اور اس بارے میں گواہی دینا لازمی ہے تاکہ کسی کا حق ضائع نہ ہو۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

" أَعْطُواْ الأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ" [37]

"مزدور کی اجرت اسے اس کے پسینے کے خشک ہونے سے پہلے دے دو۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة، ورجل استأجر أجيرًا فاستوفى منه ولم يعطه أجره" [38]

"قیامت کے دن تین قسم کے افراد کے خلاف میں خود دعویٰ کروں گا ان میں ایک وہ شخص ہے جس نے مزدور سے کام لیا، مگر اس کی اجرت نہ دی۔"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

لہذا، اجرت یا معاوضے کے تنازعات میں گواہی دینا ضروری ہے تاکہ مزدور کو اس کا حق مل سکے۔

رہن یا ضمانت کے معاملات میں گواہی چھپانا

رہن یا ضمانت کے معاملات میں گواہ کی خاموشی قرضدار یا دائن کے حقوق کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں گواہی دینا ضروری ہے تاکہ ہر فرد کو اس کا حق مل سکے اور عدلیہ میں انصاف قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:[39]

"وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ"

"اور اگر تم سفر پر ہو اور کسی کو لکھنے والا نہ پاؤ، تو رہن رکھی جائے، پھر اگر تم میں سے بعض بعض پر اعتماد کرے تو جس کو امانت دی جائے وہ امانت ادا کرے اور اللہ سے ڈرے، اور گواہی نہ چھپاؤ، اور جو گواہی چھپائے، اس کا دل گناہگار ہوگا، اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔"

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ رہن اور ضمانت کا معاملہ ایک مالی تصفیہ ہے جو کسی قرض یا معاہدے کی بنیاد پر طے کیا جاتا ہے۔ جب ایک فرد کسی دوسرے سے قرض لیتا ہے یا معاہدہ کرتا ہے، تو قرض کو واپس کرنے کی یقین دہانی کے طور پر رہن (ضمانت) رکھا جاتا ہے، تاکہ قرض دینے والے کو اپنے حقوق کی حفاظت حاصل ہو۔ اس صورت میں گواہوں کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے کیونکہ گواہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ رہن کی چیز حقیقتاً کسی کے پاس موجود ہے اور اس کی قیمت کیا ہے۔

جعلی دستاویزات اور دھوکہ دہی پر خاموش رہنا

جعلی دستاویزات، جھوٹی رسیدیں یا معاہدات کی جعل سازی پر خاموش رہنا نہ صرف حقیقت کو چھپانے کے مترادف ہے، بلکہ یہ دھوکہ دہی کی معاونت کرنے کے مترادف بھی ہے۔ ایسے معاملات میں گواہی دینا فرض ہے تاکہ معاشرتی انصاف قائم رہ سکے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

" أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟" قَالُواْ: "بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ" قَالَ: "الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ"[40]

"کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے کہا: "جی ہاں، یا رسول اللہ!" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا شریک بنانا، والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔"

اس حوالے سے ڈاکٹر وھبہ زحیلی لکھتے ہیں:

"الشهادة في المعاملات المالية من أخص الواجبات الشرعية في الفقه الإسلامي، لأنها أساس إقامة العدالة وحفظ الحقوق بين الناس. ولا يجوز كتمان الشهادة في هذه المعاملات المالية، فقد حرمها

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

الشارع وأثاب من أدّاها. ومن يخفي شهادته فإنه يرتكب إثماً عظيماً ويعرض نفسه لعقوبات شرعية كما ورد في الآيات القرآنية والأحاديث النبوية". [41]

"مالی معاملات میں گواہی دینا اسلامی فقہ میں سب سے اہم شرعی واجبات میں سے ہے کیونکہ یہ لوگوں کے حقوق کو محفوظ کرنے اور انصاف قائم کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔مالی معاملات میں گواہی کو چھپانا جائز نہیں ہے، کیونکہ شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے اور جو شخص گواہی دینے سے انکار کرتا ہے، وہ بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور شرعی سزاؤں کا مستحق ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن کی آیات اور حدیث میں آیا ہے۔"

لہذا، جعلی دستاویزات یا دھوکہ دہی پر خاموش رہنا جرم ہے اور اس میں گواہی دینا فرض ہے تاکہ معاشرتی اور مالی انصاف قائم رہ سکے۔

حوالہ جات

[1]علاءالدین کاسانی، بدائع الصنائع،(بیروت: دار لکتب العلمیہ، 2001ء)، 349/7

[2]محمد بن احمد سرخسی، مبسوط، (بیروت: دارالمعرفۃ، 2006ء)، 80/29

[3]تفسیر ابن کثیر، 275/1

[4]تفسیر الرازی، 192/11

[5] صحیح البخاری، کتاب الشھادات، حدیث نمبر: 2654

[6]ابن حجر عسقلانی، فتح الباري (بیروت: دار المنھاج، 2008ء)، 1/ 176

[7] صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، حدیث نمبر: 1719

[8]نووی، المنھاج شرح صحیح مسلم، (بیروت: دار الکتاب، 2001ء)، 12/ 64

[9] صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، حدیث نمبر: 1730

[10]امام شافعی، کتاب الام، (بیروت: دار لکتب العلمیۃ، 2003ء)، 4/ 59

[11]:امام سرخسی، المبسوط، 11/ 92

[12]البحر الرائق، 5/ 242

[13]بدائع الصنائع، 5/ 368

[14]رد المحتار، 6/ 306

[15]ابن قدامہ، المغنی، 9/ 135

[16]ابن عابدین، رد المحتار، 142/4

[17]ابن قدامہ، المغنی، 398/7

[18]ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، 176/1

[19]بحر الرائق، 105/4

[20]بدائع الصنائع، 65/2

[21]ابن قدامہ، المغنی، 211/3

[22]سورۃ النساء، 4: 7

[23]سورۃ الطلاق، 65 :2

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 21, 2025

[24]سورۃالبقرۃ،2 :233

[25]سورۃالنساء،4 :29

[26]أحکام القرآن للجصاص،494/1

[27]سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، حدیث نمبر:2379

[28]المغنی،77/12

[29]سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، حدیث نمبر:2314

[30]حاتم بن محمد بوسمہ، مقاصد القضاءفی الاسلام،(قطر:ادارۃالبحوث الاسلامیہ،2009ء)،75/2

[31]سورۃالبقرۃ،2: 159

[32]ابن مفلح،الآداب الشرعیۃ،(بیروت:دارالکتب العلمیۃ،2018ء)،208/1

[33]صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الغش،حدیث نمبر:102

[34]سورۃالبقرۃ،2: 188

[35]سورۃالبقرۃ،2: 283

[36]ابن عاشور،التحریروالتنویر،419/1

[37]سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، حدیث نمبر:2443

[38]صحیح البخاری، کتاب الاجارۃ، حدیث نمبر:2270

[39]سورۃالبقرۃ،283/2

[40]صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، حدیث نمبر:87

[41]وھبہ زحیلی،الفقہ الاسلامی،815/4

OPEN ACCESS
CC BY